

قرآنِ مجید کے
غلط ترجموں کی نشاندھی

استاذ العلماء پیر محمد فضل قادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

قَصِیْدَہ بُرْدَہ انتخاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِئِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

انتخاب حافظ شہ... ن ماہی قادری سرکولیشن منیجر ... اہلسنت نیک آباد گجرات 0301-6244176

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کے
غلط ترجموں کی نشاندہی

مصنف:
استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری
سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

ناشر: مکتبہ قادریہ عالمیہ
نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان 0300-6272130، 0301-6244176
ای میل atasqadri@gmail.com ویب: www.ahlesunnat.info

دینی سلسلہ اشاعت

نام کتاب	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی
مصنف	پیر محمد افضل قادری
تعداد بار اول	10,000
تعداد بار دوم	5000
پروف ریڈنگ	پروفیسر محمد عظیم قادری
	مولانا حنیف طاہر قادری
کمپوزنگ	قیصر قادری
	قادری کمپوزنگ سنٹر
ناشر	مکتبہ قادریہ عالمیہ
ہدیہ	

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

☆ مکتبہ اہلسنت انٹرنیشنل باب غوث اعظم نیک آباد بائی پاس روڈ گجرات

☆ مکتبۂ اہلسنت (بیاد بانی تحریک آزادی ہند مولانا فضل حق خیر آبادی شہید رحمۃ اللہ علیہ) ناموس رسالت کمپلیکس ساروکی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

☆ مکتبہ اہلسنت جامعہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کچہری چوک جلالپور روڈ گجرات

☆ مکتبہ غوثیہ مین بازار شادیوال ☆ مکتبہ برکاتیہ، گنج بخش روڈ لاہور

فہرست	صفحہ

آیت نمبر 9

آیت نمبر 10

آیت نمبر 11

آیت نمبر 12

آیت نمبر 13

آیت نمبر 14

آیت نمبر 15

آیت نمبر 16

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ سید المعصومین

وعلی الہٖ الطیبین الطاھرین واصحابہٖ الھادین المھدیین

قرآن مجید شریعت اسلامیہ کی اساس ہے اور اللہ تعالیٰ کا امت مسلمہ پر خاص احسان ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود قرآن مجید کا اصل متن مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے جبکہ دیگر تمام سماوی کتب، توریت، زبور، انجیل اور دیگر صحائف کا اصل متن دنیا میں کہیں موجود نہیں۔

لیکن یہ صورتحال انتہائی دکھ دینے والی ہے کہ بدعقیدہ علماء نے قرآن مجید کے تراجم میں تحریف معنوی (معنوں میں ہیر پھیر) کا ارتکاب کیا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس جو کہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے کی طرف عیوب ونقائص منسوب کر کے عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ کی نفی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی کی نفی کے واضح اشارے دے کر عقیدۂ تقدیر کے منکر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں۔ اور امام المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ گناہوں سے پاک ہیں ان کی طرف گناہوں کو منسوب کر کے عصمتِ مصطفیٰ کے عقیدہ کی نفی کی ہے۔ علاوہ ازیں حضور رحمۃ للعالمین کی رحمت عامہ کا دائرہ تنگ کرنے کی سازش کی ہے اور جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ارتکاب شرک کی نسبت کر کے سخت مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ ودیگر انبیاء کی شان میں صریح گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ عقیدہ شفاعت کی نفی کی ہے۔ فضائل

انبیاء کا انکار کیا ہے اور بعض مقامات پر ایسے ترجمے کئے ہیں جن کی رو سے احکام شرعیہ بدل جاتے ہیں۔

لہذا راقم الحروف نے اس مختصر کتاب میں نمونہ کے طور پر چند مقامات سے غلط تراجم کی نشاندہی کر کے عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ، عقیدۂ عصمتِ انبیاء اور بعض دیگر عقائد اسلامیہ کی اختصار کیساتھ وضاحتیں کر دی ہیں۔

قارئین سے التماس ہے کہ قرآن مجید کے تراجم میں سے ان اغلاط کو چیک کریں اور اگر یہ نشاندہی فی الواقع درست ہے تو پھر ان لوگوں، ان کے پیروکاروں، ان کے تراجم و دیگر لٹریچر سے مکمل پرہیز کریں اور دینی رہنمائی حاصل کرنے کیلئے صرف اور صرف علماء حق اہلسنت و جماعت جن کے سینے نور ایمان و نور ہدایت سے منور ہیں کے تراجم اور کتب کا مطالعہ فرمائیں اور نماز بھی صرف صحیح العقیدہ علماء کی اقتداء میں ادا کریں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم ﷺ کے طفیل
گمراہوں کو راہ حق کی ہدایت عطا فرمائے۔

آمین! وصلیَّ اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

پیر محمد افضل قادری
سجادہ نشین نیک آباد (مراڑیاں شریف)
گجرات پاکستان
0300-9622887
www.ahlesunnat.info

(1)

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کی طرف دغا، دھوکہ، فریب جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ نساء، آیت 142 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم."

غلط ترجمے!

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔"

...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔"

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے یوں ترجمہ کیا:

"یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

...... غیر مقلدین وہابیوں (نام نہاد اہلحدیثوں) کے مفسر و محدث وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

”منافق (سمجھتے ہیں کہ) وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے۔“

﴾ فرقہ نیچریہ کے رہنما سرسید احمد خاں نے تفسیر القرآن کے صفحہ 105 پر ترجمہ کیا:

”بیشک منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ ان کو فریب دینے والا ہے۔“

﴾ شیعہ مترجم فرمان علی نے بھی اس جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس کیلئے فریب جیسا قبیح لفظ استعمال کیا۔

﴾ سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے یوں ترجمہ کیا:

”منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکہ دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے) وہ انہی کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔“

﴾ جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

”منافقین خدا سے چالبازی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ چال وہ ان سے چل رہا ہے۔“

﴾ خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

”نفاق ڈالنے والے اور فرقہ بند لوگ تو گویا اپنی ظاہرداری سے خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں خدا ہی ان کی بداعمالیوں کو ان کی نظروں میں اچھا دکھا دکھا کر ان کو دھوکا دے رہا ہے۔“

﴾ وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

”منافق (مسلمانوں کو دھوکہ دے کر گویا) خدا کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) خدا اُن ہی کو دھوکا دے رہا ہے۔“

تبصرہ:

ان تراجم میں اللہ تبارک وتعالیٰ (جوکہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے) کیلئے دغا، فریب، دھوکہ کے الفاظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کو دغا باز، فریبی اور دھوکہ باز قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی توہین کی گئی ہے اور عقیدہ تنزیہ وتقدیس باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب ونقص سے پاک ہونے) کی کھلی خلاف ورزی کر کے عقیدۂ توحید کے خلاف کھلی جارحیت کی گئی ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالی کیا ھے؟

قرآن مجید سورہ احزاب آیت نمبر 106 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وسبحوہ بکرۃ واصیلا."

ترجمہ: "اور تم صبح وشام اس کی تسبیح (پاکی) بیان کرو۔"

نیز سورہ حشر آیت نمبر 23 میں ارشاد ہے:

"القدوس."

ترجمہ: "وہ نہایت پاک ہے۔"

اور سورہ بقرہ آیت نمبر 30 میں ارشاد باری ہے:

"ونحن نسبح بحمدک و نقدس لک."

ترجمہ: "اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کیساتھ اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔"

اس آیت کے تحت مفسر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"التسبیح تنزیہ ذاتہ عن صفۃ الاجسام و التقدیس تنزیہ افعالہ عن صفۃ الذم ونعت السفہ."

ترجمہ: ''تسبیح یہ ہے کہ اللہ کی ذات کو جسم کی صفات (مثلاً جسم و جسمانی اعضاء، جسمانی عوارض، موت، نیند، اونگھ، سستی، کمزوری، بیماری، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے اور تقدیس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کو ہر بری صفت اور بے وقوفی بداخلاقی و بھولنے کی صفت (جیسا کہ جھوٹ، ظلم، خیانت، دغا، فریب، دھوکہ، ہنسی و قہقہہ و مذاق، لغو و فضول بات یا کام وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے۔''

حوالہ: ''تفسیر کبیر'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 391.

عقیدہ توحید میں اللہ کی ذات و صفات کو شان الوہیت میں یکتا و بے مثل ماننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی 2 قسمیں ہیں:

نمبر 1:

صفات ایجابیہ یعنی وہ صفات جو ذات باری میں موجود ہیں اور وہ آٹھ ہیں:

زندہ ہونا، علم، ارادہ، قدرت، سننا، دیکھنا اور تکوین (اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا) اور کلام۔

نمبر 2:

صفات سلبیہ تنزیہیہ یہ وہ صفات ہیں جن کا نہ پایا جانا ضروری ہے: جیسا کہ مخلوق ہونا، موت، مرض، تھکنا، عجز، کسی کی محتاجی، نیند، اونگھ، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا، زبان و مکان سے مقید ہونا، کسی جہت میں ہونا، جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، خیانت کرنا، دھوکہ کرنا، دغابازی، فریب کرنا، مذاق کرنا، قہقہہ لگانا وغیرہا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کو ان عیوب و نقائص سے پاک ماننا ضروری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو عیوب و نقائص سے پاک نہ مانے وہ موحد نہیں ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کو عیب و نقص سے پاک قرار دینا اس قدر اہم ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

''سبحانک اللھم...''

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے...''

سے نماز کا آغاز ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں جو حدیث سب سے آخر میں ہے وہ حدیث مبارک اسی عقیدہ کی فضیلت واہمیت بیان کر رہی ہے۔ امام بخاری روایت فرماتے ہیں:

''عن ابی ھریرۃ قال قال النبی ﷺ کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.''

ترجمہ: ''دو کلمے رحمٰن کو بہت ہی زیادہ پیارے ہیں زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو پر بہت وزنی ہیں (اور وہ یہ ہیں):

''سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم''

ترجمہ: ''ہر عیب و نقص سے اللہ کی پاکی ہے اور اس کی حمد کے ساتھ ہر عیب و نقص سے اللہ کی پاکی ہے جو بہت بزرگی والا ہے۔''

ان ترجموں میں دوسری غلطی:

یہ ہے کہ زیادہ تر مترجمین نے ترجمہ کیا ہے کہ منافق اللہ تعالیٰ سے دغابازی (یا دھوکہ یا فریب یا چال بازی) کرتے ہیں جبکہ یہ بھی درست نہیں کیونکہ دھوکہ کی

تعریف یہ ہے ''بری نیت سے دل کی بات چھپانا اور ظاہر کچھ اور کرنا'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ علیم بذات الصدور ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپانا ممکن نہیں۔

لہٰذا قرآن مجید کے ایسے مقامات پر ترجمہ کرتے وقت غلط اور نامناسب معنی کی بجائے مناسب اور درست معنی کی طرف جانا مترجم کیلئے ضروری ہوتا ہے۔

درست ترجمہ:

چنانچہ اس مقام پر امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب اور عقیدہ تنزیہ باری کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے یوں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے ماریگا۔''

یعنی

اللہ تعالیٰ منافقین کو توبہ کی توفیق عطا نہیں فرماتے اور حالت غفلت میں ان پر موت لاتے ہیں۔ یہ معنی اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور پہلے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ منافقوں کا گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بے خبری اور لاعلمی میں رکھ کر کوئی کام کرنا ممکن نہیں ہے۔

(2)

اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، داؤ، چال جیسے عیبوں کی نسبت

قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیت نمبر 54 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین.''

غلط ترجمے:

..... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن نے لکھا:

''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

..... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے یوں ترجمہ کیا:

''ایک چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔''

..... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور ادھر ان لوگوں نے مکر کیا تو ادھر خدا اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ مکاروں کے بالمقابل بہترین چال چلنے والا ہے۔''

.... اہلحدیثوں کے وحید الزماں نے ترجمہ کیا:

''اورانہوں نے خفیہ داؤ کیا اور اللہ نے ان سے داؤ کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔''

✿...... شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور وہ (یہودی) ایک چال چلے اور اللہ ایک چال چلا اور اللہ سب سے بہتر بدلہ دینے والا ہے۔''

✿...... سرسید احمد خان نے اپنی تفسیر القرآن میں ترجمہ کیا:

''اورانہوں نے مکر کیا (یعنی اللہ کیساتھ) اور اللہ نے مکر کیا اور خدا سب مکر کرنے والوں سے بہتر ہے''

✿....... اہلحدیثوں کے ممتاز عالم حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور یہود نے (عیسیٰ سے) داؤ کیا اور اللہ نے (ان سے) داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ (سب سے) داؤ بہتر کرنے والا ہے۔''

✿...... اہل حدیثوں کے ہی ممتاز عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''اور یہودیوں نے (مسیح کی ایذا کیلئے طرح طرح کے) مخفی داؤ کیے خدا نے ان سے داؤ کیا خدا سب داؤ کرنے والوں سے اچھا ہے۔''

درست ترجمہ:

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کنز الایمان میں ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر فرمانے والا ہے۔''

تبصرہ:

اس مقام پر اہلسنت نے ''ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین'' کے تحت اللہ تعالیٰ کیلئے خفیہ تدبیر کا لفظ استعمال کیا جبکہ دیگر مترجمین نے ادب بارگاہ الوہیت اور

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب ونقص سے پاک ہونے کے عقیدہ) کا خیال نہیں رکھا اور بڑی بے باکی وگستاخی سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے داؤ، چال اور اردو زبان کے مکر (جس کا معنیٰ دھوکہ فراڈ اور بُری تدبیر وسازش وغیرہ ہوتا ہے) کا لفظ استعمال کیا ہے۔

یاد رہے کہ عربی زبان میں لفظ ''مکر'' خفیہ تدبیر کیلئے مستعمل ہے چاہے وہ خفیہ تدبیر اچھی ہو یا بری اور ظاہر ہے کہ جب یہ لفظ عربی میں اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوگا تو اس کا معنیٰ اچھی خفیہ تدبیر ہی ہوگا جبکہ اردو زبان میں مکر کا لفظ ہمیشہ ناپسندیدہ خفیہ تدبیر وسازش کے لیے مستعمل ہے لہٰذا اردو زبان میں لفظ مکر کو اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرنا سخت بے ادبی وگستاخی ہوگا۔

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان الفاظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''ومکروا ارادوا یعنی الیھود قتل عیسیٰ ومکر اللّٰہ اراد اللّٰہ قتل صاحبھم تطیانوس.''

ترجمہ: ''یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھی تطیانوس کے قتل کا ارادہ فرمایا۔''

حوالہ: ''تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس'' آلعمرآن آیت نمبر 54۔

یہاں

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مکر کا معنیٰ ارادہ فرمارہے ہیں اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خفیہ تدبیر فرمارہے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے عین مطابق ہے۔

(3)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف چال، داؤ جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ اعراف، آیت نمبر 183 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

''ان کیدی متین.''

غلط ترجمے:

...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن جلد نمبر 2 میں ترجمہ کیا:

''میری چال کا کوئی توڑ نہیں ہے۔''

...... سرسید احمد خان نے ترجمہ کیا:

''بے شک میرا مکر مضبوط ہے۔''

...... شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''بیشک میری چال زبردست ہے۔''

...... خاکساروں کے رہنما عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''میرا داؤ بیشک بڑا پکا داؤ ہے''

...... وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''میرا داؤ بڑا ہی مضبوط ہے۔''

☆ اہل حدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

''ہمارا داؤ بے شک بڑا پکا (داؤ) ہے۔''

☆ اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''بے شک میرا داؤ پکا ہے۔''

درست ترجمہ:

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ کیا:

''بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔''

تبصرہ:

دیکھئے! اس مقام پر بھی مخالفین اہلسنت نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکر، چال، داؤ کا لفظ استعمال کر کے شان الوہیت میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ کے ہر عیب سے پاک ہونے کے عقیدہ) کی خلاف ورزی کی ہے۔

جبکہ امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کیلئے خفیہ تدبیر کا لفظ استعمال کر کے ادب بارگاہ الوہیت کا حق ادا کیا ہے۔

جبکہ اس مقام پر صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ان کیدی متین عذابی و اخذی شدید.''

ترجمہ: ''یعنی میرا عذاب اور میری پکڑ بہت سخت ہے''

حوالہ: ''تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، آیت بالا''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہاں کید کا معنی عذاب اور پکڑ کیا جو کہ شان الوہیت کے عین مطابق ہے۔

(4)

اللہ تعالیٰ کی طرف بھولنے، بھلانے جیسے عیبوں کی نسبت

قرآن مجید، سورہ توبہ، آیت نمبر 67 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"نسو اللّٰہ فنسیھم."

غلط ترجمے:

- حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ محمد جونا گڑھی کے ترجمہ میں ہے:

"یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے انہیں بھلا دیا۔"

- تفہیم القرآن میں جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے ترجمہ کیا:

"یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔"

- مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد نے ترجمہ کیا:

"وہ اللہ کو بھول گئے اور اسنے بھی انہیں بھلا دیا"

- فرقہ نیچریہ کے سرسید احمد خان نے اپنی تفسیر القرآن میں ترجمہ کیا:

"بھول گئے خدا کو پھر بھول گیا خدا انکو"

- شیعہ مترجم سید مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

"وہ اللہ کو بھول گئے ہیں تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا۔"

- اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے پس اللہ (بھی) ان کو بھول چکا ہے۔''

مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو''

اہلحدیثوں کے حافظ نذیر دہلوی نے ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا''

جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر احمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:

ترجمہ: ''وہ اللہ کو بھول بیٹھے اور اللہ نے انہیں بھلا دیا۔''

درست ترجمہ:

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کنزالایمان میں ترجمہ کرتے ہیں:

''وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔''

تبصرہ:

اس مقام پر مخالفین اہلسنت نے عالم الغیب والشہادہ اللہ تعالیٰ کیلئے بھولنے اور بھلانے کے الفاظ استعمال کیے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذات میں سے ایک صفت علم ہے اس صفت علم کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم بھولنے، کم ہونے، ختم ہونے جیسے تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید سورہ طہٰ آیت 52 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى.''

ترجمہ: ''نہ میرا رب بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔''

لیکن

بارگاہ الوہیت کے آداب سے نا آشنا مترجمین نے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کے لیے بھولنے اور بھلانے کے الفاظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی ''علم'' کی تنقیص کر کے عقیدہ توحید کی مخالفت کی ہے۔

دیکھئے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس مقام پر فرماتے ہیں:

''(فنسیھم)خذلھم فی الدنیا و ترکھم فی الآخرۃ فی النار.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ انہیں دنیا میں رسوا فرماتا ہے اور آخرت میں انہیں آگ میں چھوڑیگا یعنی انہیں آگ سے نہیں نکالے گا۔''

حوالہ: ''تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، سورہ توبہ، آیت 67.

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

''(فنسیھم) فترکھم اللّٰہ من توفیقہ وھدایتہ فی الدنیا و رحمتہ فی الآخرۃ وترکھم فی عذابہ.''

ترجمہ: ''یعنی پس اللہ نے ان کو دنیا میں توفیق وہدایت دینا چھوڑ دیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے محروم فرمائے گا اور اپنے عذاب میں چھوڑ دے گا یعنی عذاب سے نہیں نکالے گا۔''

اسی طرح

تمام مفسرین نے ایسے مقامات پر ایسی تاویلات فرمائی ہیں جو کہ آداب باری تعالیٰ اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کے عین مطابق ہیں اور امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مقام پر ترجمہ فرمایا ہے کہ ''اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔''

(5)

اللہ تعالیٰ کی طرف ہنسی، مذاق دل لگی جیسے عیوب کی نسبت

قرآن مجید، سورہ بقرہ آیت نمبر 15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ یستھزئ بھم."

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن کا ترجمہ:

"اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔"

...... جماعت اسلامی کے مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔"

...... فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

"ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے۔"

...... حکومت سعودیہ کے اردو ترجمہ میں محمد جوناگڑھی نے ترجمہ کیا:

"اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے۔"

...... جاوید غامدی کے استاذ امین اصلاحی نے ترجمہ کیا:

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے"

- حافظ نذر محمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:

"اللہ ان سے مذاق کرتا ہے"

- خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

"اور (منافقین) سے خدا ہنسی کرتا ہے"

- سرسید احمد خاں نے ترجمہ کیا:

"اللہ ان سے ٹھٹھہ کرتا ہے۔"

- اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

"اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔"

- شیعہ مترجم سید مقبول احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

"اللہ (بھی) ان سے ہنسی کرے گا۔"

درست ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔" (کنز الایمان)

تبصرہ:

لغت کی مشہور کتاب فیروز اللغات صفحہ نمبر 1451 اور 1452 پر ہنسی کا یہ معنیٰ کیا گیا ہے:

"قہقہہ لگانا، مذاق کرنا، کھیلنا، تمسخر کرنا وغیرہ۔"

اور ان افعال (ہنسی، قہقہہ، مذاق، کھیلنا، تمسخر کرنا، ٹھٹھہ) کا صدور جسم سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔

یہ تمسخر وغیرہ عام انسانوں میں بھی عیب متصور ہوتے ہیں تو ذات باری جو ہر عیب سے پاک ہے کیلئے کیسے جائز ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا یہ الفاظ عقیدہ توحید کے اہم حصے، عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا عقیدہ) کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صریح بے ادبی و گستاخی ہیں۔

نوٹ:

اس آیت کے تحت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اللّٰہ یستھزی بھم ای یجازیھم علی استھزأھم سمی الجزاء بہ للمقابلۃ قال البغوی قال ابن عباس ھو ان یفتح لھم باب من الجنۃ فاذا انتھوا الیہ سد عنھم وردوا الی النار. و قیل ھو ان یجعل للمؤمنین نور یمشون بہ علی الصراط فاذا وصل المنافقون الیہ حیل بینھم و بین المومنین قال اللّٰہ تعالی فضرب بینھم بسور لہ باب الایۃ قال الحسن معناہ ان اللّٰہ یظھر علی المؤمنین نفاقھم انتھٰی.''

ترجمہ: ''یعنی وہ (اللہ) انہیں ان کے استہزا کی جزا دے گا۔ جزا کو استہزا کا نام مقابلہ میں آنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ امام بغوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جزا یہ ہے کہ ان کے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا اور جب وہ اس دروازے پر پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور انہیں آگ کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ مومنین کے لیے ایک روشنی کی جائے گی جس کی بدولت وہ پل صراط پر چلیں گے اور جب منافقین وہاں پہنچیں گے تو ان کے اور مومنین کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے

درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس کا دروازہ ہوگا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین پر ان کا نفاق ظاہر کردے گا۔"

الغرض

مفسرین نے اس جگہ استہزا کو متشابہات (وہ الفاظ جن کا معنی مخفی ہو اور اسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہو یا اس کے بتانے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہوں) میں شامل کیا ہے یا پھر استہزا کی ایسی تاویل کی جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور کسی مفسر نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت کے منافی ہیں۔

اردو مترجمین میں سے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں ہر جگہ بارگاہ الوہیت کے ادب و تقدس اور عقیدہ توحید و عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(6)

اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھٹھا، تمسخر جیسے عیبوں کو منسوب کردیا

قرآن مجید، سورہ توبہ آیت نمبر 79 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فیسخَرُوْن منهم سَخِر اللّٰهُ منهم."

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"پس یہ اُن کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے"

...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

"اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں...... اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے۔"

...... سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

"وہ ہنستے ہیں اور خدا ان پر ہنستا ہے۔"

...... سرسید احمد خان نے ترجمہ کیا:

"پھر ٹھٹھا کرتے ہیں انسے ٹھٹھا کریگا اللہ۔"

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے۔''

...... اہلحدیثوں کے نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

''غرض ان (سب) پر ہنستے ہیں سو اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے۔''

...... جاوید احمد غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے اپنے ترجمۂ قرآن میں یوں ترجمہ کیا:

''اللہ نے ان کا مذاق اڑایا۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اللہ ان منافقین سے تمسخر کر رہا ہے۔''

درست ترجمہ:

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فرماتے ہیں:

''تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا۔'' (کنزالایمان)

اس مقام پر بھی بہت سے مترجمین نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے مذاق، ٹھٹھا، ہنسا، تمسخر وغیرہ پُر عیوب الفاظ استعمال کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے ادبی و گستاخی اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی خلاف ورزی کا کھلا ارتکاب کیا ہے جبکہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ادب بارگاہ الوہیت کو ہر جگہ پیش نظر رکھا ہے۔

چنانچہ اس آیت کے تحت

مشہور مفسر وفقیہ وصوفی بزرگ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''سخر اللّٰہ منھم ای جازاھم علی السخریۃ.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ انہیں انکے مذاق کی سزا دیگا۔''

(7)

اللہ رب العالمین کی طرف صفات جسم کو منسوب کردیا

قرآن مجید، سورہ طٰہٰ آیت نمبر 5 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الرحمن علی العرش استوی."

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ میں شیخ الجامعہ دیوبند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"وہ بڑا مہربان عرش پر قائم ہوا۔"

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے ترجمہ کیا:

"پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔"

...... جماعت اسلامی کے مودودی نے ترجمہ کیا:

"وہ رحمٰن تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔"

...... اہلحدیثوں کے علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

"وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا۔"

اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

"رحمٰن ہے جس نے اوپر عرش کے قرار پکڑا۔"

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے۔''

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

''جو رحمٰن ہے عرش پر قائم ہوا۔''

...... فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔''

...... جیل خانہ جات میں پڑھائے جانیوالے ترجمہ میں حافظ نذر دیو بندی نے ترجمہ کیا:

''رحمٰن عرش پر قائم ہے۔''

...... شیعہ مترجم مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''وہی عرش پر حاوی ہے۔''

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''(یعنی خدائے) رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔''

...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

''جو رحمان عرش حکومت پر متمکن ہے۔''

...... سر سید احمد خاں نے ترجمہ کیا:

''رحمٰن یعنی خدا عرش پر قائم ہوا۔''

تبصرہ:

یہ سب ترجمے عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر نقص و عیب سے پاک ہونے) کے خلاف ہیں کسی شئی پر چڑھنا، کسی شئی پر قرار پکڑنا، کسی شئی پر قائم ہونا، کسی شئی پر جلوہ گر ہونا، کسی شئی پر متمکن (جگہ پکڑنے والا) ہونا، کسی شئی پر حاوی

ہونا یہ سب جسم کی صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات (صفات جسم) سے پاک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

"اللّٰہ الصمد."

ترجمہ: "یعنی اللہ بے نیاز ہے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" سورہ اخلاص، پارہ نمبر 30.

اور جسم اجزاء کا محتاج ہوتا ہے، جسم مخلوق ہوتا ہے اور بنانے والے کا محتاج ہوتا ہے۔ جسم جہت و مکان کا محتاج ہوتا ہے جسم قابل تحلیل ہوتا ہے جسم قابل حرکت وسکون ہے اور یہ سب علامات حدوث ہیں۔

مشہور مفسر وفقیہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر مظہری" سورہ یونس آیت نمبر 3 کے تحت فرماتے ہیں:

"اجمع اهل السنة من الخلف و السلف علی ان اللّٰه منزه عن صفات الاجسام و صفات الحدوث."

ترجمہ: "یعنی پہلے اور پچھلے تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسموں کی صفات اور حدوث (پیدا ہونے) کی صفات سے پاک ہے"

علامہ شہاب الدین محمود الوسی بغدادی "تفسیر روح المعانی" سورۃ اعراف آیت 54 کے تحت فرماتے ہیں:

"ان المشهور من مذهب السلف فی مثل ذالک تفویض المراد منه الی اللّٰه تعالیٰ فهم یقولون استوی علی العرش علی الوجه الذی عناه سبحانه و تعالی منزهاً عن الاستواء والتمکن."

ترجمہ: ''یعنی بے شک سلف صالحین کا مذہب اس جیسے مقام پر یہی ہے کہ اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے پس وہ (سلف صالحین) فرماتے ہیں استوی علی العرش کا معنیٰ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند ہے حالانکہ وہ استواء اور متمکن ہونے سے بھی پاک ہے۔''

مشہور مفسر علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیضاوی'' سورہ اعراف آیت نمبر 54 کے تحت فرماتے ہیں:

''والمعنی ان الاستواء علی العرش علی الوجه الذی عناه منزها من الاستقرار والتمکن.''

ترجمہ: ''یعنی معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا استویٰ عرش پر اس طرح ہے جو اس کی مراد ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرار پکڑے اور متمکن ہونے سے پاک ہے۔''

مشہور متکلم علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

''ولا یتمکن فی مکان.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ کسی جگہ متمکن نہیں ہوتا۔''

لہٰذا

صحیح یہی ہے کہ یہ اور اس قسم کی دیگر آیات متشابہات (یعنی وہ آیات جن کا معنیٰ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کے بتانے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے ہیں۔

درست ترجمہ:

''بڑی مہربانی والا اس نے عرش پر استویٰ فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔'' (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

(8)

اللہ رب العالمین کی صفت علم ازلی کی نفی

سورہ بقرہ آیت 143 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ.

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہیگا رسول کا۔"

...... پی ٹی وی پر فتح محمد جالندھری کے ترجمہ میں ہے:

"اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے۔"

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

"اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں وہ تو محض اس مصلحت کیلئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون تو رسول اللہ ﷺ کا اتباع اختیار کرتا ہے۔"

...... حکومت سعودی عرب کی طرف سے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی ترجمہ کرتے ہیں:

"جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے۔"

...... خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

"ہم نے اس پہلے قبلہ (بیت المقدس) کو قبلہ نہیں بنایا تھا مگر اسلئے کہ جان لیں کہ کون رسول کی (پوری) پیروی کرتا ہے۔"

...... جیل خانہ جات میں پڑھائے جانیوالے ترجمہ میں حافظ نذر محمد دیو بندی نے ترجمہ کیا:

"اور ہم نے مقرر نہیں کیا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے مگر (اسلئے) تا کہ معلوم کریں کون رسول کی پیروی کرتا ہے"

تبصرہ:

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے "معلوم کریں یا اسے معلوم ہو جائے یا وہ جان لے" کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہو، جو ہو رہا ہے اور جو ابھی نہیں ہوا، سب کچھ ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس عقیدے کا تعلق عقیدہ توحید اور علم باری تعالیٰ سے ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ الْاَشْيَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ."

ترجمہ: "جو عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا تو وہ کافر ہے۔" (شرح فقہ اکبر)

درست ترجمہ:

''اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔'' (کنزالایمان، از امام احمد رضا)

نوٹ:

یہ آیت اور وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ (آلعمران: 142) اور وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ O وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ میں ''علم'' دیکھنے، ظاہر کرنے اور امتحان لینے وغیرہ کے معنیٰ میں آیا ہے دیوبندی اور نجدی علماء نے علم کا معنیٰ معلوم کرنا کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے اور علماء دیوبند کے پنج پیری اور غلام خانی فرقہ کے ستون مولوی حسین علی واں بھچراں نے ''تفسیر بلغۃ الحیران'' کے صفحہ: 157، 158 پر لکھا ہے:

''اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ''ولیعلم الذین'' وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔''

نیز ہندوستان میں تمام وہابی و دیوبندی فرقوں کے پیشوا شاہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ:

''اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے۔''

اللہ تعالیٰ کیلئے دریافت کا لفظ لانا بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کا انکار ہے کیونکہ دریافت کرنے والا دریافت سے پہلے جاہل ہوتا ہے اور یہ مخلوق کی شان ہے اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

اس میں دیوبندیوں کے مولوی حسین علی مذکور نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کے بارے میں مسلمانوں کو چھوڑ کر ''فرقہ معتزلہ'' کے ملحدانہ مسلک کی کھلی تائید کی ہے۔

سبحان اللہ عما یصفون!

نوٹ:

شیعہ مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ ''بدا'' کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی چیز کا علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے (العیاذ باللہ)۔ یہی ''بدا'' کا عقیدہ علماء دیوبند اور وہابی مذہب کے تراجم و تفاسیر سے بھی واضح ہو رہا ہے۔

(9)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی طرف گناہوں کی نسبت کردی

قرآن مجید، سورہ فتح، آیت نمبر 2 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر.''

غلط ترجمے:

- ...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

''تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔''

- ...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے تفہیم القرآن میں ترجمہ کیا:

''تاکہ اللہ تمھاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔''

- ...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ میں مدرسہ دیوبند کے پرنسپل محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

''تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔''

- ...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔''

❁...... غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور خدا (اس کے صلے میں) تمھارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔''

❁...... اسی فرقہ نام نہاد اہل حدیث کے علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''اسلئے کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔''

❁...... پی ٹی وی پرنشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''تا کہ خدا تمھارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔''

❁...... اہل حدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''تا کہ خدا تجھ پر ظاہر کرے کہ اس نے تیرے اگلے پچھلے سارے گناہ بخشے ہوئے ہیں''

❁...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

''کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخشے۔''

❁...... سورہ محمد آیت نمبر 19 میں شیعوں کے سید مقبول نے ترجمہ کیا:

''اور تم اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اور مومن مرد و مومن عورتوں کیلئے مغفرت طلب کرو۔''

❁...... سورہ محمد آیت 19 کے تحت خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور عورتوں کیلئے بھی۔''

تبصرہ:

یہ تمام تراجم نصوص قرآن وحدیث اور عصمت مصطفیٰ ﷺ کے قطعی عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہیں اور ان میں بارگاہِ نبوی میں بدترین گستاخی کا

ارتکاب کیا گیا ہے کیوں کہ اجماع ہے کہ تمام انبیاءِ عظام گناہوں سے معصوم ہیں اور حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو سید الانبیاء وامام المعصومین ہیں اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ بچپن سے وصال تک اعلیٰ ترین تقویٰ وطہارت سے بھری پڑی ہے اور آپ ﷺ سے زندگی بھر کوئی گناہ اور کوئی کوتاہی سرزد نہیں ہوئی۔

انشاء اللہ گستاخانہ مترجمین کے پیروکار قیامت تک امام المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک گناہ اور ایک کوتاہی آپ کی زندگی میں ثابت نہیں کر سکتے۔

وادعوا شهداء كم من دون الله ان كنتم صادقينُ

یاد رھے کہ

شرع شریف میں گناہ کی تعریف یہ ہے کہ "کوئی شخص کسی عذرِ شرعی کے بغیر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔"

عصمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پر مختصر دلائل

☆ سورہ نجم آیت نمبر 2 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ماضل صاحبکم و ما غویٰ."

ترجمہ: تمہارے صاحب (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی بہکے۔"

اس آیت میں ضــل اور غــوی ماضی مطلق کے صیغے ہیں اور ماضی مطلق، ماضی قریب و ماضی بعید دونوں کو شامل ہوتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں کوئی صغیرہ و کبیرہ گناہ سرزد نہیں ہوا۔

☆ سورہ ضحیٰ آیت 3 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ماودعک ربک وما قلی."

ترجمہ: آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی کبھی ناراض ہوا۔ یہ آیت بھی کس قدر روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ سے زندگی میں کوئی گناہ، کوئی غلطی، کوئی کوتاہی، کسی ناجائز کام کا ارتکاب چاہے خلاف اولیٰ کیوں نہ ہو، کبھی نہیں ہوا۔

☆ سورہ حج آیت 67 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انک لعلی هدی مستقیم."

ترجمہ: بیشک آپ ھدایت مستقیم پر ثابت ہیں۔"

☆ سورہ یٰس آیت 3،4 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انک لمن المرسلین. علی صراط مستقیم."

ترجمہ: بیشک آپ یقیناً صراط مستقیم پر بھیجے ہوئے ہیں۔"

ان آیات میں ''جملہ اسمیہ'' لایا گیا ہے جو کہ دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے جس کا معنٰی یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ھدایت اور صراط مستقیم پر ہونا ہر زمانہ میں ہے

☆ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومایںطق عن الھوٰی. ان ھو الا وحی یوحی''

ترجمہ: ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔''

ان آیات کی رو سے بھی عصمت ثابت ہے کیوں کہ آپ ﷺ کی ہر بات آپ کا ہر ارشاد اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور وحی کیسے غلط ہو سکتی ہے؟

☆ سورہ احزاب آیت 21 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ.''

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول اللہ بہترین نمونہ ہیں''

یہ آیت مبارکہ بھی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ساری سیرت طیبہ رشد وھدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہر قسم کے گناہوں وتقصیرات سے پاک ہے۔

یاد رھے کہ

آپ ﷺ کی ساری سیرت مبارکہ، کامل نمونہ اور قابل اتباع ہے سنے کے تحت محدثین اور فقہاءِ اسلام نے یہ صراحت تو فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے یہ حصے منسوخ ہیں (جیسے ابتداءِ اسلام میں دورانِ نماز سلام وکلام) یا سیرت طیبہ کے یہ

حصے خاصہ ہیں (جیسے ایک وقت میں چار سے زیادہ نکاح) لہٰذا ان امور پر عمل نہ کیا جائے لیکن قسم بخدا آج تک کسی مفسر، کسی محدث، کسی فقیہ نے یہ نہیں کہا کہ سیرت طیبہ کا یہ حصہ گناہ یا کوتاہی ہے لہٰذا اس پر امت عمل نہ کرے کیوں کہ رب کعبہ کی قسم آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں آج تک ایک گناہ یا تقصیر ثابت نہیں۔

ظالمو! ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقینُ!!!

☆ سورہ نساء آیت نمبر 80 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ."

ترجمہ: اور جس نے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

اس آیت مبارکہ میں اطاعتِ رسول کو اطاعت اللہ قرار دیا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے رشد وھدایت اور نیکی کے سوا کچھ سرزد نہیں ہوسکتا چونکہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی اطاعت مطلقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو گناہوں سے پاک ماننا لازم ہے کیوں کہ اگر رسول اللہ ﷺ گناہ کریں گے تو گناہ میں اُن کی اطاعت کیسے اطاعت اللہ بنے گی۔

احادیث نبویہ سے بھی عقیدہ عصمت مصطفیٰ ثابت ہے اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث نبویہ پیش کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جو بات بھی رسول اللہ ﷺ سے سنتا تو لکھ لیتا تاکہ میں اسے محفوظ کردوں تو مجھے قریش نے اس سے منع کیا اور کہا تو آپ ﷺ سے جو بھی سنتا ہے اسے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں غصے اور رضا دونوں حالتوں میں کلام کرتے ہیں تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو

آپ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"اکتب فو الذی نفسی بیده مایخرج منه الا حق."

ترجمہ: "تو لکھ قسم بخدا اس سے ماسوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔"

حوالہ: "سنن ابوداؤد" کتاب العلم، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 157۔

نیز عقل کی رو سے بھی نبی کا گناہوں سے معصوم ہونا ضروری ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان نہیں کہ وہ ایک شخص کو گناہوں سے روکنے کے لئے بھیجے اور اس شخص (نبی) کو گناہوں سے پاک نہ رکھے۔

نیز ہمارے آقا و مولی حضور اکرم ﷺ کے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد سورہ بقرہ آیت 129 "یزکیھم" بیان ہوا ہے جس کا معنیٰ ہے وہ انہیں گناہوں کی آلودگی سے صاف فرماتے ہیں۔ لہذا کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کو تو گناہوں سے صاف فرمائیں اور خود گناہوں سے محفوظ نہ ہوں۔

ایک انتہائی خطرناک نظریه!

دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے یہاں آپ ﷺ کی خطاؤں کو معاف کرنے کا ترجمہ کیا ہے۔ جماعت اسلامی کے پیشوا مودودی نے "سیرت نبوی" میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ سے دجال کی تفصیل بتانے میں غلطیاں ہوئیں۔

العیاذ باللہ!

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے "ازالہ اوہام" میں لکھا کہ آپ ﷺ سے

مسیح موعود، دجال اور دابۃ الارض کی حقیقت کو سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ العیاذ باللہ!

یہ نظریہ کس قدر خطرناک ہے اس کے نتیجے میں تو سارے کا سارا دین مشکوک ہو جائے گا کیوں کہ جو شخص اس گستاخانہ نظریہ کو مان لے گا کہ آپ ﷺ سے خطائیں اور غلطیاں ہوئیں تو اس کے ذہن میں ضرور آئے گا کہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے عقائد اسلامیہ: شان توحید و رسالت، ملائکہ، جنت و دوزخ وغیرہ اور عبادات و معاملات کی تفصیلات حتیٰ کہ وحی کے وصول کرنے اور پہنچانے میں بھی آپ ﷺ سے غلطیاں ہوئی ہوں گی۔ نیز یہ کہ محدثین اُس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جس کے راوی سے کسی وجہ سے (مثلاً ضعفِ حافظہ وغیرہ) کبھی روایت میں غلطی ہو جائے، تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نبوت و رسالت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمائے اور اسے حامل وحی اور شارعِ اسلام جیسی بے شمار عظیم الشان ذمہ داریاں عطا فرمائے اور پھر ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے غلطیاں ہوں۔ غلطیاں کرنے والا شخص راوی نہیں ہو سکتا تو نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

لہٰذا

مسلمانوں کے ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے اسی عقیدہ پر پختہ رہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گناہوں، تقصیرات، غلطیوں اور خطاؤں سے پاک ہیں اور ان کی ساری سیرت طیبہ حق ہے اور امت کیلئے مینارۂ نور ہے یہی عقیدہ قرآن و سنت اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں کیا خوب عرض کیا ۔

خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: آپ (اے نبی ﷺ) ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ ﷺ اس طرح پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے۔

لہٰذا

"لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر"

اور

"واستغفر لذنبک و للمؤ منین والمؤمنات"

وغیرھا سے مراد آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہیں کیوں کہ عرفِ عام میں قوم کے گناہوں کو سردار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، مقدمہ کو وکیل کا مقدمہ کہا جاتا ہے اور جب کوئی سردار اپنی قوم کی غلطی کی معافی مانگے اور اسے معافی مل جائے تو معافی دینے والا شخص، سردار سے کہتا ہے "میں نے تمھارا قصور معاف کیا" حالانکہ اس نے سردار کی قوم یا کسی فرد کا قصور معاف کیا ہوتا ہے۔

چنانچہ عظیم مفسر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی جگہ فرماتے ہیں:

"المراد ذنب المؤمنین." (تفسیر کبیر)

اس سے مراد مؤمنین کے گناہ ہیں۔"

اور حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں:

"بان المراد ذنب المؤمنین."

"اس سے مراد آپ ﷺ کی امت کے گناہ ہیں۔"

لہٰذا اس آیتِ مبارکہ کا صحیح و

درست ترجمہ یہ ہے:

"تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔" (کنزالایمان، امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اور

"واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات"

کا صحیح ترین اور

درست ترجمہ یہ ہے:

"(اے محبوب!) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔" (کنزالایمان، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ:

اس آیت میں امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے "ذنب" کا معنیٰ "خاصوں" کیا ہے جس پر نورِ علم سے محروم کچھ لوگوں نے اعتراضات اٹھائے ہیں حالانکہ لغتِ عرب میں "ذنب" کا ایک معنیٰ "اتباعِ کاملہ" کا بھی ہے (دیکھے لسان العرب اور دیگر کتبِ لغات) اور آیت میں "ذنب" مصدر مبنی للفاعل ہے جس کا معنیٰ اعلیٰ درجہ کا پیروکار ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ "آپ اپنے اعلیٰ درجہ کے پیروکاروں اور عام مؤمنین ومؤمنات کیلئے طلب بخشش فرمائیں۔"

(10)

ھادی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت گستاخیاں

قرآن مجید، سورہ والضحیٰ، آیت نمبر 7 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی۔''

غلط ترجمے:

...... مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں لکھا:

''پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی۔''

...... جماعت اسلامی کے مودودی نے ترجمہ کیا:

''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ھدایت بخشی''

...... قادیانیوں کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے لکھا:

''اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا پس ہدایت دی۔''

...... غیر مقلد وہابی نام نہاد اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا۔''

...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو آپ کو (شریعت کا) رستہ بتلا دیا۔''

حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

''اور تجھے راہ بھولا پا کر ھدایت نہیں دی۔''

پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔''

جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر محمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:

''اور آپ کو بے خبر پایا تو ہدایت دی''

شیعہ مترجم مقبول دہلوی نے ترجمہ کیا:

''اور تم کو بھٹکا ہوا پایا اور منزل مقصود تک پہنچایا۔''

خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''کیا تو کبھی اِدھر کبھی اُدھر بھٹک نہ رہا تھا پھر کیا خدا نے تم کو ایک راہ راست نہ دکھائی''

تبصرہ:

یہ سب ترجمے قرآن وحدیث سے متصادم ہیں اور اِن میں بارگاہ نبوت میں سوئے ادب کا ارتکاب کیا گیا ہے اور امام الانبیا ﷺ کو زمانہ جاہلیت کے بھٹکے لوگوں میں شامل کر دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نجم آیت نمبر 2 میں گواہی دی ہے:

''مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَاغَوٰی۔''

ترجمہ: ''تمہارے ساتھی (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی بہکے۔''

اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے کبھی نہ بھٹکنے اور کبھی نہ گمراہ ہونے کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے نیز یہ کہ آپ ﷺ کا نزول وحی سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے ام المؤمنین حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله ویتزود لذالک ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لمثلها حتی جاءهُ الحق."

ترجمہ: "آپ ﷺ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے تھے آپ وہاں متعدد دنوں تک عبادت کرتے تھے جب آپ کو اپنے گھر کا اشتیاق نہ ہوتا اور اس کیلئے توشہ ساتھ لئے جاتے تھے پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر لوٹتے اور اتنا ہی توشہ پھر لے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی الخ۔"

حوالہ: "صحیح بخاری" جلد اول، کتاب بدء الوحی۔

اس حدیث مبارکہ سے نزول وحی سے قبل زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ کا عبادت کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہو رہا ہے اور ظاہر ہے کہ عبادت ایمان کے بغیر نہیں ہوتی لہذا یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ ایمان کا علم بھی رکھتے تھے اور ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے نیز یہ کہ زمینی حقائق بھی یہ ہیں کہ آپ ﷺ سے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت میں کبھی کوئی گناہ یا ناپسندیدہ کام سرزد نہیں ہوا۔ آپ ﷺ ہمیشہ ھدایت اور صراط مستقیم پر رہے اس پر سیرت نگاروں کا اجماع واقع ہوا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ضالاً ضلالت سے ہے اور ضلالت کا معنی گمراہی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضلالت کا لغت عرب میں ایک معنیٰ محبت میں خودرفتگی بھی ہے۔

قرآن مجید سورہ یوسف آیت نمبر 95 میں ہے:

"قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم."

ترجمہ: "بیٹے (برادرانِ یوسف) بولے خدا کی قسم آپ اپنی پرانی خودرفتگی میں ہیں۔"

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وجدک محبا عاشقا مفرطاً فی الحب و العشق."

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے آپ کو بہت زیادہ اپنے رب سے محبت کرنے والا، عشق کرنے والا پایا۔"

لہٰذا اس آیتِ مبارکہ کا صحیح ترین اور

درست ترجمہ یہ ہے:

"اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

(کنز الایمان، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(11)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا دائرہ تنگ کرنے کی سازش اور اپنے بڑوں کو رحمۃ للعالمین قرار دینے کی گستاخی

قرآن مجید، سورہ انبیاء، آیت نمبر 107 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ."

غلط ترجمے:

- حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں شیخ الجامعہ مدرسہ دیو بند محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر جہاں کے لوگوں پر۔"

- تفہیم القرآن میں مودودی نے لکھا:

"اے محمد! ہم نے جو تجھے بھیجا ہے تو دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔"

- دیو بندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

"اور ہم نے آپ کو اور کسی کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہاں کے لوگ (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کیلئے"

- غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی نے ترجمہ کیا:

"اور ہم نے تم کو دنیا جہاں کے لوگوں کے حق میں رحمت (بنا کر) بھیجا ہے

اور بس۔"

تبصرہ:

آیت مذکورہ میں مودودی نے عالمین کا ترجمہ دنیا والے کیا ہے۔ محمود الحسن نے جہان کے لوگ کیا ہے۔ تھانوی نے جہان کے لوگ یعنی مکلفین کیا ہے۔ مکلفین وہ لوگ ہیں جو عبادات اور شرعی قوانین کے پابند ہیں بچے، پاگل اور بے ہوش وغیرہ غیر مکلفین ہیں۔ اشرف علی تھانوی کے ترجمے کی رو سے بھی آپ ﷺ تمام جہانوں کی بجائے صرف مکلّف لوگوں (یعنی جو احکام شرع کے پابند ہیں ان) کیلئے رحمت ہیں۔
العیاذباللہ من ذالک!

الغرض ان تراجم میں حضور ﷺ کو پورے جہان کی بجائے جہان کی جز کیلئے رحمت قرار دیا ہے حالانکہ عالم (جہان) کا لغت عرب میں اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی ہر شئی پر ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور مفسر قرآن قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والعالم اسم ما یعلم به کالخاتم و القالب غلب فیما یعلم به الصانع تعالیٰ و هو کل ما سواه من الجواهر و الاعراض."

حوالہ: "تفسیر بیضاوی" سورہ فاتحہ، رب العالمین۔

ترجمہ: "عالم ہر اس شئی کا نام ہے جس سے علم حاصل ہو جیسا کہ خاتم اور قالب اس کا غالب استعمال اُن چیزوں میں ہے جن سے صانعِ عالم کا علم حاصل ہو اور وہ اللہ کے سوا ہر چیز ہے خواہ جواھر سے ہو یا اعراض سے۔"

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ کے تحت برصغیر کے عظیم مفسر و متکلم صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی نے کیا خوب تحریر فرمایا، لکھتے ہیں:

''کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کیلئے بھی اور اس کیلئے جو ایمان نہ لایا۔ مؤمن کیلئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کیلئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔''

پھر فرماتے ہیں: ''تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ شہادت علمیہ و عینیہ و جودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ و غیر ہم تمام جہانوں کیلئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کیلئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔''

حوالہ: ''خزائن العرفان'' حاشیہ نمبر 189۔

خاتمۃ المحققین امام شہاب الدین سید محمد الوسی بغدادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

''المراد بالعالمین جمیع الخلق فان العالم ماسوی اللّٰہ تعالیٰ وصفاتہ جل شانہ ...وکونہ رحمۃ للجمیع باعتبار انہ علیہ الصلوۃ والسلام واسطۃ الفیض الالٰھی علی الممکنات علی حسب القوابل ولذا کان نورہ اول المخلوقات ففی الخبر اول ما خلق اللّٰہ نور

نبیک یا جابر وجاء اللہ المعطی وانا القاسم وللصوفیۃ قدست اسرارھم فی ھذا الفصل کلام فوق ذالک."

ترجمہ: "عالمین سے مراد ساری مخلوق ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے سوا جو کچھ ہے، عالم ہے۔۔۔اور آپ ﷺ کا تمام مخلوقات کیلئے رحمت ہونا اس طرح ہے کہ آپ ﷺ تمام ممکنات (جو چیزیں پیدا ہو چکی ہیں اور جو پیدا ہو سکتی ہیں) کیلئے حسب استعداد فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اور اسلئے کہ آپ ﷺ کا نور اول المخلوقات ہے اور حدیث میں ہے اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا تھا اور (حدیث میں) آیا ہے اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں پھر فرماتے ہیں کہ صوفیاء عظام قدست اسرارھم کا اس باب میں کلام اس سے بھی بلند ہے۔"

حوالہ: تفسیر روح المعانی، سورہ الانبیاء آیت 107۔

کیا رحمۃ للعالمین صفت خاصہ ہے؟

رحمۃ للعالمین آپ ﷺ کی صفتِ خاصہ ہے کیوں کہ آپ ﷺ ہی کا نور اول المخلوقات ہے، آپ ﷺ ہی اصلِ کائنات ہیں، آپ ﷺ ہی کے نور سے تمام مخلوق پیدا کی گئی اور آپ ﷺ ہی کائنات کیلئے فیض الٰہی کا واسطہ کبریٰ ہیں لہذا آپ ﷺ ہی تمام مخلوقات اولین وآخرین کیلئے رحمت ہیں۔

علماء دیوبند اور مرزا قادیانی کی گستاخی

رحمۃ للعالمین کے ترجمہ میں آپ ﷺ کی رحمت عامہ کا دائرہ تنگ کرنے کا جرم کم نہ تھا لیکن علماء دیوبند نے گستاخی کی انتہاء کر دی۔ دیوبندیوں کے

اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں ہے:

''حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب (مرشد علماء دیوبند حاجی امداداللہ مہاجر مکی) کی وفات کی خبر ملی۔ کئی دن مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت (حاجی امداد اللہ) کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔''

حوالہ: افاضات یومیہ تھانوی، جلد 1، صفحہ 109.

دیوبندیوں کے مفتی اعظم رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا ''استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ الجواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول ﷺ کی نہیں۔''

(فتاوی رشیدیہ)

مفتی محمود الحسن دیوبندی وفات پا گئے تو ماہنامہ تجلی دیوبند فروری 1963 میں اس طرح وفات کی خبر شائع کی گئی: ''آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دلِ حزین پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔''

جماعت احمدیہ کا بانی غلام احمد قادیانی وحی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔'' (حقیقت الوحی صفحہ: 82)

درست ترجمہ:

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔''(کنزالایمان)

دیکھئے!

نجدی فکر کے علماء نے عالمین کا ترجمہ صرف دنیا کے لوگ کیا ہے اور امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عالمین کا ترجمہ سارے جہان کیا ہے اور سارے جہان کا لفظ کائنات کی ایک ایک شئی کو شامل ہے اور نبی اکرم ﷺ کی یہی شان ہے کہ آپ ﷺ تمام جن وانس، ملائکہ، زمین وآسمان، عرش معلیٰ اور کائنات کے ایک ایک ذرے کیلئے رحمت ہیں۔ رب العالمین ہونے کی حیثیت سے جس طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شئی کا رب ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ کائنات کی ایک ایک شئی کیلئے رحمت ہیں۔

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا نے کیا خوب فرمایا ؎

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

(12)

عقیدۂ شفاعت کی نفی کردی

قرآن مجید، سورہ البقرہ، آیت نمبر 48 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ولا یقبل منها شفاعة."

غلط ترجمے:

...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیو بند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اور قبول نہ ہو اس کی طرف سفارش۔"

...... جماعت اسلامی کے بانی مودودی نے ترجمہ کیا:

"نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہو گی۔"

...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے ترجمہ کیا:

"اور نہ اس سے کوئی شفاعت قبول کی جائیگی"

...... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"اور نہ ہی اسکی بابت کوئی سفارش قبول ہو گی"

...... جیل خانہ جات میں منظور شدہ ترجمہ قرآن مجید میں حافظ نذر محمد دیو بندی نے ترجمہ کیا:

''اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائیگی۔''

٭ دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہو سکتی ہے''

٭ خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے۔''

٭ اہل حدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی۔''

٭ سر سید احمد خان نے ترجمہ کیا:

''اور اس کیلئے کوئی سفارش قبول نہ ہوگی۔''

٭ اہلحدیثوں کے حافظ نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

''اور نہ اس کی طرف سے (کسی کی) سفارش قبول ہو۔''

٭ جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے اپنے ترجمہ قرآن میں یوں لکھا:

''نہ اسکی طرف سے کوئی سفارش قبول ہوگی''

٭ اہل حدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''اور اس کی سفارش بھی قبول نہ ہوگی۔''

٭ پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے۔''

تبصرہ:

یہ سب تراجم قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں۔ سورہ سباء آیت

23 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ.''

ترجمہ: ''اور اسکے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کیلئے وہ اذن فرمائے۔''

جبکہ سنن ابن ماجہ ودیگر کتب میں حدیث ہے:

''قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما خيرني ربي الليلة قلنا اللّٰه ورسوله اعلم قال فانه خيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين شفاعي فاخترت الشفاعة قلنا يا رسول ادع اللّٰه ان يجعلنا من اهلها قال هي لكل مسلم.''

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے میرے رب نے آج رات مجھے کیا اختیار دیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک اس نے مجھے آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے یا میری شفاعت میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا ہے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمیں بھی اس (شفاعت) کے اہل سے فرمادے۔ تو فرمایا: وہ (شفاعت) ہر مسلمان کیلئے ہے۔''

مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 135 میں ہے:
''یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔''

اسی ''سنن ابن ماجہ'' کی حدیث 4311 میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شفاعت اور آدھی امت کے جنت میں داخل ہونے میں سے ایک کا اختیار

دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیوں کہ وہ سب کو عام ہونے والی اور سب کیلئے کفایت کرنے والی صورت ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ صرف متقی لوگوں کیلئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں، خطا کاروں اور لتھڑے ہوئے لوگوں کیلئے ہے۔

قرآن مجید سورہ بنی اسرائیل آیت 79 میں ہے:

"عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا."

ترجمہ: یعنی آپ کا رب آپ کو مقام محمود پہ فائز فرمائیگا۔

جبکہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام محمود کے متعلق فرماتے ہیں:

"لوگ قیامت کے روز گروہوں میں بٹ جائیں گے ہر امت اپنے نبی کے پیچھے چلے گی لوگ کہیں گے اے فلاں شفاعت کر، اے فلاں شفاعت کر حتی کہ شفاعت کا معاملہ نبی ﷺ تک پہنچے گا اور یہی وہ وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔"

الغرض!!!

شفاعت مصطفیٰ کی احادیث کتب صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں معنوی طور پر تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں بلکہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے شہداء، علماء حتی کہ مردہ پیدا ہونے والے بچے بھی شفاعت کریں گے۔ لہذا اس مقام پر مفسرین نے اس ارشاد کو کفار کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ چنانچہ امام بیضاوی اسی جگہ فرماتے ہیں:

''وقد تمسک المعتزلة بهذه الاية على نفى الشفاعة لاهل الكبار واجيب بانها مخصوصة بالكفار للآيات والاحاديث الواردة فى الشفاعة و يؤيده ان الخطاب معهم.''

ترجمہ: ''اور تحقیق معتزلہ فرقہ نے یہاں سے کبیرہ گناہ والوں کیلئے شفاعت نہ ہونے پر استدلال کیا ہے اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ آیت کفار کیساتھ مخصوص ہے کیوں کہ شفاعت کے بارے میں آیات اور احادیث وارد ہیں اور اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت میں خطاب یہود کے ساتھ ہے۔''

لہذا اس آیت کا صحیح اور

درست ترجمہ یہ ہے:

''اور نہ (کافر کیلئے) کوئی سفارش مانی جائے گی۔'' (کنزالایمان)

(13)

جدالانبیاء حضرت ابرہیم علیہ السلام کی طرف ارتکاب شرک کی نسبت

قرآن مجید، سورہ انعام، آیت نمبر 76 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فلما جن عليه الليل رأى كوكبا قال هذا ربى."

غلط ترجمے:

☼...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"پھر جب اندھیرا کرلیا اس پر رات نے دیکھا اس نے ایک ستارہ، بولا یہ ہے رب میرا۔"

☼...... جماعت اسلامی کے مودودی نے ترجمہ کیا:

"چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا کہا یہ میرا رب ہے۔"

☼...... مرزا قادیانی کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر نے لکھا:

"پس جب رات اس پر چھا گئی اس نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔"

☼...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے لکھا:

''پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا یہ میرا رب ہے۔''

﴿...... جیل خانہ جات میں منظور شدہ ترجمہ قرآن مجید میں نذر محمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:

''پھر جب اس پر رات نے اندھیرا کر لیا تو ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے''

﴿...... پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''یعنی رات نے ان کو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو (آسمان میں) ایک ستارہ نظر پڑا کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔''

﴿...... اہلحدیثوں کے ثناءاللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''پھر رات کا اندھیرا اس پر ہوا تو ایک ستارے کو دیکھ کر بولا یہ میرا رب ہے''

﴿...... اہل حدیثوں کے نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

''تو جب ان پر رات چھا گئی انکو ایک ستارہ نظر آیا (اسکو دیکھ کر) لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے۔''

﴿...... حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے لکھا:

''پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔''

﴿...... اہلحدیثوں کے وحید الزمان نے ترجمہ کیا:

''تو جب رات کی اندھیری اس پر چھا گئی اس نے ایک تارہ دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔''

﴿...... جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

''پس (یوں ہوا کہ) جب رات نے اسکو ڈھانپ لیا، اس نے ایک تارے

کو دیکھا، بولا یہ میرا رب ہے۔

تبصرہ:

اسی طرح جب آپ نے چانداور سورج کو دیکھا، تو اس جگہ بھی سب مترجمین نے جملہ خبریہ کے انداز میں ترجمہ کیا جس سے لازم آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتداء میں تارے، چانداور سورج کو رب مان لیا تھا اور بعد میں آپ نے اس کی تردید کی تھی۔ ان غلط تراجم سے دورات اور ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرک ہونا لازم آتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نبی ایک لمحہ کیلئے بھی شرک نہیں کرسکتا۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 51 میں ارشاد ربانی ہے:

''وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ۔''

ترجمہ: ''اور البتہ تحقیق ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت عطا فرمادی ہوئی تھی۔''

اور ستارے، چاندوسورج کے واقعہ سے پہلے سورہ انعام آیت 75 میں رب العالمین نے فرمایا:

''وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔''

ترجمہ: اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں سے ہوں۔''

اس کے بعد ''فاء'' حرف تعقیب سے ستارے، چانداور سورج کو دیکھنے کا واقعہ بیان فرمایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ تارا، چانداور سورج کے واقعہ سے پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کامل الایمان تھے۔

چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی اپنی معرکۃ الآراء کتاب شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

''انهم معصومون عن الكفر قبل الوحی وبعده بالاجماع.''

''یعنی وہ انبیاء بعثت سے پہلے اور اسکے بعد بالاجماع کفر سے معصوم ہیں۔''

لہذا اہلسنت نے ''هذا ربی'' کو استفہام انکاری قرار دیا ہے اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمہ فرمایا:

درست ترجمہ:

''بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟''

اس ایمان افروز ترجمہ سے مشرکین پر دلیل بھی قائم ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک لمحہ کیلئے مشرک ہونا بھی لازم نہ آیا۔

(14)

نبی اللہ یونس علیہ السلام پر بدعقیدگی کا بہتان

قرآن مجید، سورہ انبیاء: آیت نمبر 87 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فظن ان لن نقدر عليه."

غلط ترجمے:

○ پی ٹی وی پر منظور شدہ ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:
"خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکتے۔"

○ حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمود الحسن نے ترجمہ کیا:
"پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو۔"

○ حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:
"اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔"

○ خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:
"اور خیال کیا ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔"

تبصرہ:

یہ سب ترجمے بتا رہے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے آپ پر قابو پانے سے اللہ تعالیٰ کو عاجز خیال کیا۔ یہ پیغمبر خدا حضرت یونس علیہ السلام پر کتنا بڑا

بہتان ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر."

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالی ہر چاہت پر قادر ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کو کسی ممکن کام سے عاجز خیال کرنا کفر ہے لہذا صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت فرمائی ہے کہ آیتِ مذکورہ میں نَقْدِرَ قدرت کی بجائے قدر (بمعنی تنگی) سے ہے جیسا کہ قرآن مجید، سورہ رعد آیت نمبر 26 میں ہے:

"اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ."

ترجمہ: "اللہ رزق کو پھیلا دیتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور تنگی کر دیتا ہے۔"

چنانچہ دیکھئے امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمہ فرمایا:

درست ترجمہ:

"پھر گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کرینگے۔"

الحمد اللہ! یہ ترجمہ درست ہے اور قابو نہ پا سکنے کا خیال، کفریہ خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ایسے خیال سے پاک ہوتا ہے۔ بلکہ ایک عام آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ خیال نہیں لا سکتا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام سے عاجز ہے۔

سچی بات تو یہ ھی ھے کہ

بدعقیدگی کی وجہ سے یہ بڑے بڑے اساطین علم، نورِ علم اور نورِ ہدایت سے محروم کر دیئے گئے۔

(15)

غلط ترجمہ کرنے والوں نے ہر شخص کو رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی چھٹی دے دی

قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت نمبر 184 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وعلى الذين يطيقو نه فدية طعام مسكين."

غلط ترجمے:

حکومت سعودیہ کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیو بند کے شیخ الجامعہ محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اور جن کو طاقت ہے روزہ کی ان کے ذمہ بدلا ہے ایک فقیر کا کھانا۔"

جماعت اسلامی کے مودودی نے لکھا:

"اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔"

حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا:

"اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔"

اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

"اور جو لوگ اس (روزہ) کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا دینا

واجب ہے۔''

جاوید غامدی کے استاذ امین احسن اصلاحی نے ترجمہ کیا:

''اور جو لوگ ایک مسکین کو کھانا کھلاسکیں ان پر ایک روزے کا بدلہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔''

جیل خانہ جات میں پڑھائے جانے والے ترجمہ قرآن میں حافظ نذر محمد دیو بندی نے ترجمہ کیا:

''اوران پر ہے جو طاقت رکھتے ہیں ایک نادار کو کھانا کھلانے کی۔''

اہلحدیثوں کے مولوی نذیر احمد نے ترجمہ کیا:

اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہے ان پر (ایک روزے کا) بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے۔''

خاکساروں کے عنایت اللہ مشرقی نے ترجمہ کیا:

''اور جو طاقت رکھتے ہوں (یا جن کیلئے روزہ رکھنا مشکل ہو) وہ ایک روزے کے فدیہ میں کسی مسکین شخص کو دو دفعہ کھانا دیں۔''

سرسید احمد خاں نے ترجمہ کیا:

''ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں بدلا دینا ہے ایک محتاج کی خوراک کا۔''

پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔''

تبصرہ:

اس ترجمے میں ہر شخص کو روزہ نہ رکھنے کی چھٹی دے دی گئی ہے حالانکہ اس ترجمے پر کسی کا بھی عمل نہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک ابتداء اسلام میں روزہ کی طاقت رکھنے والوں کو، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ دینے کی رخصت تھی۔ لیکن ان سب مفسرین کے نزدیک یہ حکم شرعی منسوخ ہوگیا۔

لیکن صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سمیت مفسرین کی ایک جماعت نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور "یُطِیْقُوْنَہٗ" میں باب افعال کا ہمزہ سلب کیلئے ہے اور اس کا معنی یہ ہے "اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہ رکھیں تو وہ اس کا فدیہ (بدلہ) ایک مسکین کا کھانا دیں۔"

امام نسائی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ "جن لوگوں پر روزہ دشوار ہو تو وہ ایک روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں یہ رخصت اس بوڑھے کیلئے ہے جو روزہ نہ رکھ سکے یا اس مریض کیلئے ہے جسے شفاء کی امید نہ ہو۔

حوالہ: سنن کبری" جلد2، صفحہ 111،112۔

درست ترجمہ:

"اور جنہیں اسکی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا" (کنزالایمان)

(16)

ما اھل بہ لغیر اللہ کا انگریزی دور میں وضع کیا گیا خطرناک ترجمہ

قرآن مجید، سورہ بقرہ: آیت نمبر 173 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ"

غلط ترجمے:

...... مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ (پرنسپل) محمود الحسن نے ترجمہ کیا:

"اس نے تم پر یہی حرام کیا ہے مردہ جانور اور لہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا۔"

...... مودودی نے ترجمہ کیا:

"اللہ کی طرف اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ، خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔"

...... حافظ نذر محمد دیوبندی نے ترجمہ کیا:

"درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا ہے مردار، خون، سؤر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا۔"

...... حکومت سعودی عرب کے شائع کردہ اردو ترجمہ قرآن میں محمد جونا گڑھی نے

ترجمہ کیا:

''تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام۔''

☼ ...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی نے ترجمہ کیا:

''اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف حرام کیا ہے مردار کو اور خون کو (جو بہتا ہو) اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح اس کے سب اجزاء (کو بھی) اور ایسے جانور کو جو (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔''

☼ ...... فتح محمد جالندھری نے ترجمہ کیا:

''اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔''

☼ ...... اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امرتسری نے ترجمہ کیا:

''ہاں میتہ (مردار) اور خون اور گوشت خنزیر اور جو اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو بے شک تم پر حرام ہے۔''

تبصرہ:

ان تراجم میں، جس چیز پر غیر خدا کا نام لیا جائے اُسے حرام قرار دیا گیا ہے لہذا اس ترجمے کی رو سے دنیا کی ہر چیز حرام قرار پا جاتی ہے کیوں کہ ہر چیز پر غیر خدا کا نام آتا ہے جیسے زید کی گاڑی، بکر کی بیوی، خالد کی کھیتی، ناصر کا مکان، فلاں کے عقیقہ کا بکرا، فلاں کی قربانی کی گائے، حتیٰ کہ مساجد پر غیر خدا کا نام پکارا جاتا ہے جیسا کہ مسجد نبوی، مسجد ابو بکر، مسجد فاطمہ، مسجد علی، فیصل مسجد، عالمگیری مسجد، وزیر خاں مسجد

وغیرہ۔

حالانکہ حلال وحرام ہونے کا دار و مدار وقت ذبح پر ہوتا ہے اور جس جانور کو ذبح کے وقت غیراللہ کے نام پر ذبح کیا جائے صرف وہ جانور اس آیت کی رو سے حرام ہے۔

صحابی رسول

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت تفسیر ابن عباس میں فرماتے ہیں:

''اَیُ مَا ذُبِحَ لِغَیْرِ اسْمِ اللّٰہِ عَمَداً لِلْاَصْنَام.''

یعنی ''وہ جانور جو اللہ کے سوا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔''

لیکن

حیرت ہے کہ اہلسنت کے مخالف مترجمین نے ایسے غلط ترجمے کئے ہیں جن کی رو سے دنیا کی ہر شئی حرام ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ لوگ اس قسم کے غلط ترجمے کر کے اولیاء کرام کو ثواب پہنچانے کیلئے جو اشیاء راہ خدا میں خرچ کی جاتی ہیں اور پھر اُن اشیاء کو مجازی طور پر بزرگانِ دین کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، کو حرام قرار دے کر ختم و درود اور ایصال ثواب کے سلسلوں کو بند کرانا چاہتے ہیں حالانکہ ایصال ثواب کی اشیاء پر بزرگوں کا نام پکارنا سنت سے ثابت ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! سعد کی والدہ وفات پا گئیں کونسا صدقہ بہتر ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"پانی"

تو انہوں نے کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی ماں کا ہے۔"

حوالہ: "سنن ابو داؤد" کتاب الزکوۃ، باب فی فضل سقی الماء، حدیث نمبر 1431، ترقیم العلمیہ۔

جس طرح آج کل اہلسنت کہتے ہیں حضور داتا صاحب کی دیگ یا غوث پاک کا بکرا۔ اسی طرح صحابی رسول حضرت سعد نے اللہ کے نام کے صدقہ پر اپنی والدہ کا نام لیا اور یہ کنواں بعد میں "بیرام سعد" کے نام سے مشہور ہوا۔ نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا اور نہ ہی بعد میں کسی عالم نے اس کنواں کے نام کو شرکیہ قرار دیا۔

حضرت سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ و مربی اور مشہور مفسر قرآن حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ "تفسیراتِ احمدیہ" میں فرماتے ہیں:

"ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہ عند الذبح."

ترجمہ "بیشک جس گائے کی اولیاء کرام کے نام نذر مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج ہے حلال وطیب ہے کیونکہ اس پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہیں ذکر کیا جاتا۔"

مخالفین کی مسلمہ شخصیت شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

" وآنچه آواز بلند کرده شود در ذبح وے بغیر خدا "

یعنی "وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیرِ خدا کا نام پکارا جائے۔"

لہذا یہی ہے صحیح اور

درست ترجمہ:

"اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیرِ خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔" (کنزالایمان)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کچھ مصنف کے بارے میں

از: علامہ محمد ساجد قادری معاونت: شبیر حسین ساہی اشعار: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی

تعلیم وتربیت:

استاذ العلماء شیخ وقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری نے اپنے والد گرامی استاذ الاساتذہ قطب الاولیاء حضرت مولانا خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اساتذہ سے درس نظامی وفاضل عربی کی تعلیم حاصل کی۔ منطق وفلسفہ کی بالائی تعلیم امام المنقول والمعقول حضرت علامہ مولانا سلطان احمد چشتی سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث حکیم الامت حضرت مولانا علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور فتویٰ ومناظرہ کی تعلیم امام المحدثین مفتی اعظم حضرت سید ابوالبرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اسکے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے میں نمایاں نمبروں سے کامیابیاں حاصل کی۔

روحانی تربیت:

آپ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی سے آپ کی روحانی تربیت پر خصوصی توجہ مرکوز فرمائی اسباقِ قادریہ اور کشف القبور وکشف الصدور کے اسباق پڑھائے اور پھر آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ علاوہ ازیں دربار غوث اعظم بغداد شریف سمیت کئی مقامات سے بھی آپ کو خلافت اور خصوصی اجازتیں عطا کی گئیں۔

تعلیمی وتدریسی خدمات:

آپ 44 سال سے تفسیر وحدیث سمیت علوم عربیہ واسلامیہ کی تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں آپکے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے جو دنیا بھر میں مساجد مدارس خانقاہوں اسلامی مراکز مختلف ٹی وی چینلز ریڈیو اور

پرنٹ میڈیا کے ذریعے شاندار دینی تعلیمی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور ''شریعت کالج طالبات'' جسکے آپ مہتمم ہیں یہ ادارے دنیائے اسلام کے صف اول کے دینی ادارے شمار کیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ سینکڑوں مساجد و مدارس کے سرپرست ہیں۔ جس طرح آپ نے خود کو دین مصطفیٰ کیلئے وقف کر رکھا ہے آپ کی خواہش ہے کہ آپ کی اولاد، تلامذہ اور مریدین بھی اسی طرح دین اسلام کیلئے وقف ہو کر شاندار دینی خدمات انجام دیں۔

تنظیمی و تحریکی خدمات:

آپ نے جماعت خدام اہلسنت کے ناظم اعلیٰ، پھر جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ (1994ء تا 1998ء) اور اب عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر کی حیثیت سے تحریکِ نظام مصطفیٰ، تحریک تحفظ ناموس رسالت، تحریک بحالی آثار نبوی وقبر ام رسول ابواء شریف، تحریک ختم نبوت، تحریک بازیابی نعلین رسول، سنی کانفرنسیں، کئی کاروان نظام مصطفیٰ، مختلف ٹرین مارچ، تحریک اصلاح معاشرہ اور دیگر بے شمار دینی و ملی تحریکات و مہمات میں شاندار خدمات انجام دیں اور دین کی خاطر ملک کی مختلف جیلوں میں 13 بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

آپ نے پاکستان کے صوبوں و کشمیر، عرب و یورپی ممالک، امریکہ و برطانیہ میں ہزارہا اجتماعات اور بڑی بڑی کانفرنسوں سے دینی و ملی موضوعات پر شاندار علمی و تحقیقی خطابات کیئے اور اس سلسلہ میں لاکھوں میل سفر گاڑی پر بھی کیئے اور جنرل ضیاء سے لے کر آج تک آنے والے ہر حکمران کو ملک میں نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کی دعوت دی اور اس سلسلہ میں مختلف تحریکیں چلائیں۔

آپ نے 2000ء میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار مشرف دور میں آرمی کے ہیڈ کوارٹر جی ایچ کیو راولپنڈی کے سامنے اٹھارہ روز مظاہرے کرائے اور فوجی حکمرانوں سے نفاذ نظام مصطفیٰ کا مطالبہ کیا۔ جی ایچ کیو کے سامنے مظاہروں کے دوران سید صفدر شاہ گیلانی آف کندیاں اور دیگر ساتھیوں کے ذریعے مشرف حکومت نے پیر صاحب کو

2 وزارتوں کے عوض تحریک بند کرنے کی پیش کش کی جسے پیر صاحب نے مسترد کر دیا۔ بعد ازاں پرویز مشرف دورِ حکومت میں گجرات کے چوہدری مقصود و دیگر کے ذریعے سینٹر کی سیٹ کی پیش کش کی گئی جس کو پیر صاحب نے مسترد کر دیا۔ 1996ء میں بے نظیر حکومت نے جب قانون ناموس رسالت میں ترمیم کا اعلان کیا تو آپ نے ملک بھر کے علماء و مشائخ کو جمع کر کے ایوان وزیر اعظم اسلام آباد کے سامنے دھرنا دیا۔ اسکے بعد وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے کوآرڈینیٹر یوسف چاند اور دیگر حکومتی کارندوں نے مراڑیاں شریف پہنچ کر پیر صاحب کو بے نظیر بھٹو کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ آپ قانون ناموس رسالت میں ترمیم کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں اور اسکے عوض اسلام آباد میں وسیع رقبہ اور تعمیرات کیلئے منہ مانگے فنڈز لے لیں لیکن پیر صاحب نے ان بھاری سرکاری پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔

رفاہی خدمات:

آپ نے گجرات شہر اور 25 دیہات کو سیلاب سے بچانے کیلئے 8 میل لمبا حفاظتی بند تعمیر کرایا۔ علاقہ میں گیس، بجلی، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی تعمیرات کرائیں۔ آزاد کشمیر میں مہاجرین کی آمد، زلزلہ کشمیر، زلزلہ بلوچستان اور سوات و سرحد میں دہشت گردی کے مواقع پر آپ نے دینی مدارس اور سادات و علماء و مہاجرین و متاثرین کی بھاری امداد کرائی اور اب رفاہی امور کیلئے ''فضلیہ ویلفیر انٹرنیشنل'' کے نام سے ایک مستقل ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔

بارگاہ نبوی میں قبولیت:

مولانا قاری رشید احمد قادری خطیب عادووال گجرات راوی ہیں کہ حضرت پیر سید ولایت علی شاہ صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور انتہائی درویش سیرت شخص حضرت حافظ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ امام مسجد بنگلہ منڈی گجرات، مسجد مراڑیاں شریف میں دوران اسباق پیر محمد افضل قادری کے قدموں میں گر کر رونے لگے اور آپ کے قدم چومنے لگے، بڑے اصرار کے بعد بتایا کہ مجھے سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت ہوئی ہے آپ ﷺ پیر محمد افضل قادری کی داڑھی پر اپنا دایاں دست مبارک پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے:

"پیر محمد افضل قادری دین کا درد رکھنے والا مرد ہے میں پیر محمد افضل قادری سے محبت کرتا ہوں اس لئے تم بھی پیر محمد افضل قادری سے محبت کیا کرو"

حضرت پیر محمد افضل قادری نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کے موقع پر بتایا کہ جب وہ چوتھی بار میانوالی جیل میں نظر بند ہوئے اور 52 دن حضرت غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے محض کمرہ میں بند رہے اور اس رہائی کے فوراً بعد حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج بیت اللہ وزیارتِ نبوی کیلئے حرمین شریفین پہنچے تو یکے بعد دیگرے خواب میں بارگاہ نبوی سے دو خوشخبریاں ملیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے منیٰ میں خواب میں فرمایا "تمہیں میری طرف سے دوہری سرپرستی حاصل ہے" اور پھر مدینہ منورہ میں خواب میں فرمایا "مراڑیاں شریف کا مدینہ منورہ سے اتصال ہے"۔ پیر صاحب کے یہ دونوں خواب اور دیگر کئی واقعات وشواہد آپ کی روحانی تربیت کی تکمیل کا واضح اشارہ ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ مایشاء!!!

مناظرے وتصانیف:

آپ نے کئی مناظروں میں مخالفین کو شکست سے دوچار کیا خصوصاً جہلم شہر میں مناظرہ مابین اہلسنت وغیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث میں آپ اہلسنت کی طرف سے صدر مناظرہ تھے۔ وہابیوں کے کہنہ مشق وچوٹی کے مناظر ومحدث عبدالقادر روپڑی کے دوبار غلط عبارتِ حدیث پڑھنے پر آپ نے وہ ڈانٹ پلائی کہ وہابی مناظر اسکے بعد مخبوط الحواس ہو گیا اور اہلسنت وجماعت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

آپکے درجنوں مقالے وخطبات زیر طبع ہیں جن میں سے کئی ایک ماہنامہ اہلسنت، ماہنامہ آواز اہلسنت، دیگر ملکی وغیر ملکی رسائل اور قومی اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ تدریس وخطابت کی طرح آپ کی تحریریں بھی خواص وعوام میں بے حد مقبول ہیں اور احادیث نبوی، انکے ترجمہ اور تشریح پر مشتمل کتاب "اربعین افضلیہ" میں آپ نے عقائد اسلامیہ اور اختلافی مسائل کو کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔

الحمدللہ آپ اس وقت قرآن مجید اور صحیح بخاری کے اردو ترجمہ اور حواشی وتفاسیر کا کام کررہے ہیں

اختتامہ :

مختصر یہ کہ دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ آپ کے اندر ایک عالم ربانی، مرشد کامل، عالم حق گو، سچے خادم دین وعظیم مجاہد اسلام وپیشوائے اہلسنت ہونے کی شاندار صفات موجود ہیں۔ اور آپ میں تبلیغ واشاعتِ اسلام کے سلسلے میں کبھی کوئی کمزوری یا لچک نہیں دیکھی گئی بلکہ اس دورِ مادیت میں یزیدی الصفات حکمرانوں و طاغوتی طاقتوں سے جب آپ ٹکر لیتے ہیں، یا حکومتی ایوانوں کے سامنے احتجاجی مظاہرے کرتے ہیں، یا وقت کے حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کررہے ہوتے ہیں تو آپ کی ذات میں **لاخوف علیھم ولاھم یحزنون** کے واضح جلوے نظر آتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپکو اور آپکے رفقاء کار واحباب کو مزید خدمات دینیہ انجام دینے کیلئے ہر قسم کی توفیقات مرحمت فرمائے۔ آمین! **وصلی اللہ علی حبیبہ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین**.

مرحبا اے پیر افضل قادری صد مرحبا
بول بالا تو نے دین مصطفیٰ کا کر دیا

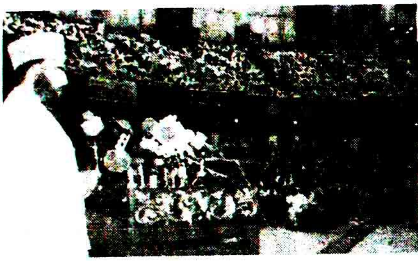
دہر میں ہے تو نقیب عظمت و شانِ رسول
موجزن تیری رگوں میں الفت شاہِ ہدیٰ

اہلسنت کی جماعت کو ہے تجھ پر فخر و ناز
خواب غفلت سے انہیں بیدار تو نے کر دیا

اتحاد ملت اسلام کا داعی ہے تو
اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّہ نعرہ مستانہ تیرا

ضوفشاں ہے تیرے فکر و فن سے ایوانِ وطن
ظلمتوں کے دور میں تو ایک شمع پر ضیاء

اخبارات سے لی گئیں چند اہم سنیپس قارئین کیلئے شائع کی جارہی ہے۔مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.ahlesunnat.info ملاحظہ فرمائیں!

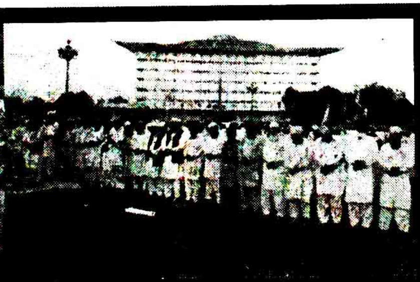




لام آباد: دشمنان اسلام کی سازشوں، غیر ملکی مداخلت، دہشت گردانہ غیر اسلامی کاروائیوں، مساجد و مزارات کی بے حرمتی، قتل عام اور بلوچستان میں
ات کی خرابی کے خلاف تنظیم اہلسنت کی 4 مئی 09 کو نکالی گئی "حقیقی نظام مصطفی نافذ کرو ریلی" سپر مارکیٹ سے پارلیمنٹ کی طرف جاری ہے

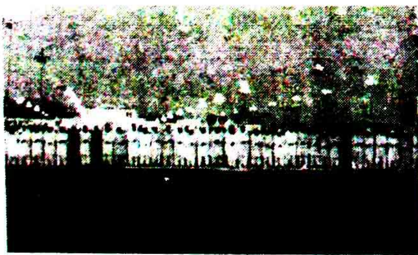
اسلام آباد: امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کنونشن سنٹر میں علماء و مشائخ کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔





لاہور: 10 جون 09 کو گجرات تا لاہور "کاروان نظام مصطفی ﷺ" کے
اختتام پر پیر محمد افضل قادری پنجاب اسمبلی کے باہر نماز عصر کی امامت کروا رہے ہیں۔

[illegible]





ت: کچہری میں قیصر حیدری کی گستاخانہ تصنیف کیخلاف احتجاجی جلسہ سے پیر محمد افضل قادری خطاب کر رہے ہیں، مفتی کمال الدین،
لیو صدیق شاہ، پیر محمود اعوان، حکیم جواد الرحمان، مولانا شاہد چشتی، علامہ ابوتراب، مولانا شائق، سمیت ہزاروں غلامان رسول شریک ہیں

اسلام آباد: 27 رمضان / 19 ستمبر 09 کو امریکی مداخلت کے خاتمہ، ڈرون حملوں و خودکش دھماکوں کے خلاف اور
27 رمضان کو یوم پاکستان منانے کے سلسلہ میں کے گئے مظاہرہ کے بعد پارلیمنٹ کے سامنے نماز مغرب ادا کی جارہی ہے



عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ　　احیاء دین کی شاندار تحریک

☆ جامعہ قادریہ عالمیہ ☆

رجسٹریشن نمبر RS/GT/264-2005,6 ☆ مختصر کارکردگی رپورٹ (1430ھ/2009ء)

☆...... "جامعہ قادریہ عالمیہ" اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" میں طلبہ وطالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ جدید درس نظامی، الشہادۃ العالمیہ فی علوم العربیہ والاسلامیہ مساوی ایم اے عربی وایم اے اسلامیات سمیت 20 شعبہ جات میں بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

☆...... جامعہ میں 750 مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک، فری رہائش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور 318 سے زائد شاخوں میں ہزاروں طلبہ وطالبات دینی تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں۔

☆...... جامعہ میں کثیر تعداد میں دنیا بھر سے آنے والے سوالوں کے جوابات وفتاویٰ جات جاری کئے جاتے ہیں جبکہ جامعہ سے شارٹ ٹرمز میں مستفید ہونے والوں کی تعداد ان گنت ہے۔

☆...... "جامع مسجد عیدگاہ" نیک آباد، "جامعہ قادریہ عالمیہ" اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" میں وسیع تعمیرات کیساتھ متعدد شاخوں میں جامعہ کے تعاون سے تعمیرات کا کام جاری ہے۔

دوسری طرف غلامان رسول کو اس افسوسناک صورتحال پر توجہ دینا ہوگی کہ امت مسلمہ میں ماہر علماء کی شدید کمی ہوگئی ہے جس کے نتیجے میں مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں تعلیم وتربیت کا نظام نہایت کمزور ہو رہا ہے۔ جامعہ قادریہ عالمیہ امت کی اسی کمزوری کو دور کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

لہٰذا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ زیادہ توجہ ماہر علماء پیدا کرنے پر مرکوز فرمائیں اور "جامعہ قادریہ عالمیہ" کے وسیع وعریض علمی نیٹ ورک میں زکوٰۃ، صدقات وعطیات کے ذریعے حصہ لے کر خدمت دین وصدقہ جاریہ کا دوہرا ثواب حاصل فرمائیں۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف
مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات، بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون نمبر 2-3521401 سٹی کوڈ 053 کنٹری کوڈ 0092 ای میل atasqadri@gmail.com
موبائل 0300-9622887، 0333-8403748 ویب سائٹ ahlesunnat.info

بینک اکاؤنٹ نمبر: 11700004957603 اکاؤنٹ ٹائٹل: جامعہ قادریہ عالمیہ
H.B.L (حبیب بینک لمیٹڈ) گجرات پاکستان سوفٹ: HABBPKKAxxx



جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات



جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات



بائی پاس روڈ گجرات سے داخلی دروازہ "باب غوث اعظم" و مسجد



شریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات



عیدگاہ نیک آباد کیساتھ زیر تعمیر "مینار اعلیٰ حضرت" (150 فٹ انشاءاللہ)



شریعت کالج طالبات کا "سیدہ آمنہ بلاک" نیک آباد گجرات